

(۱) ایک خط اور اس کا جواب صفحہ اول
 (۲) گفتگوات و معارف حضرت امام محمد باقر علیہ السلام صفحہ ۲۰۳
 (۳) الحکمہ فیہ فیہ شین کہو مگر عینا با بایست کی صفحہ ۲۰۳
 (۴) مغربی ادبیات پر سرمدی نظر صفحہ ۳۳
 (۵) سید جانت علیہ السلام کے نام خط
 (۶) امام قرین سے پانچ منٹ
 (۷) ایک خط راک بولسکی لکھی
 (۸) سید امیر علی شاہ غیبی بک لکھی کے ابنا
 (۹) دارالامان کا منتظر
 (۱۰) ابن ابی شیبہ کی کتاب فیہ فیہ شین کا جواب
 (۱۱) خط غیبی لکھی
 (۱۲) مولوی شمس الدین غفری کی پروردگی صفحہ ۹
 (۱۳) دشمنان بین پر خط
 (۱۴) امجدیہ شہیدہ ۴ جنوری کا جواب
 (۱۵) الوصیت
 (۱۶) سید ذرا علی در تالیف اسلام کا جواب
 (۱۷) استفسار اور ان کے جواب
 (۱۸) تازہ انباءات
 (۱۹) سید محمد و غایت المقصود

Digitized by Khilafat Library

چو گویم با تو گزالی چید در قادیان مینی | دوامی شقایب غرض دامالان مینی

(ایضاً میر شیخ یعقوب علی قزلباشی)

۱۱) قیمت سالانہ ۱۱۱ اعراس سے صدر (۲) نو میں مادیوں سے ع
(۳) بندہ وستان سے باہر سے (۴) انجیر خدایب والوں سے
(۵) اپنی باعث کے غیر مستطیع دین مویہ سے کہ ملن دے لگوئے

نمبر دارالامان قادیان مورخہ ۲ فروری ۱۹۰۵ء مطابق مارچی الحجہ ۱۳۲۲ جلد ۹

ایک خط اور اس کا جواب

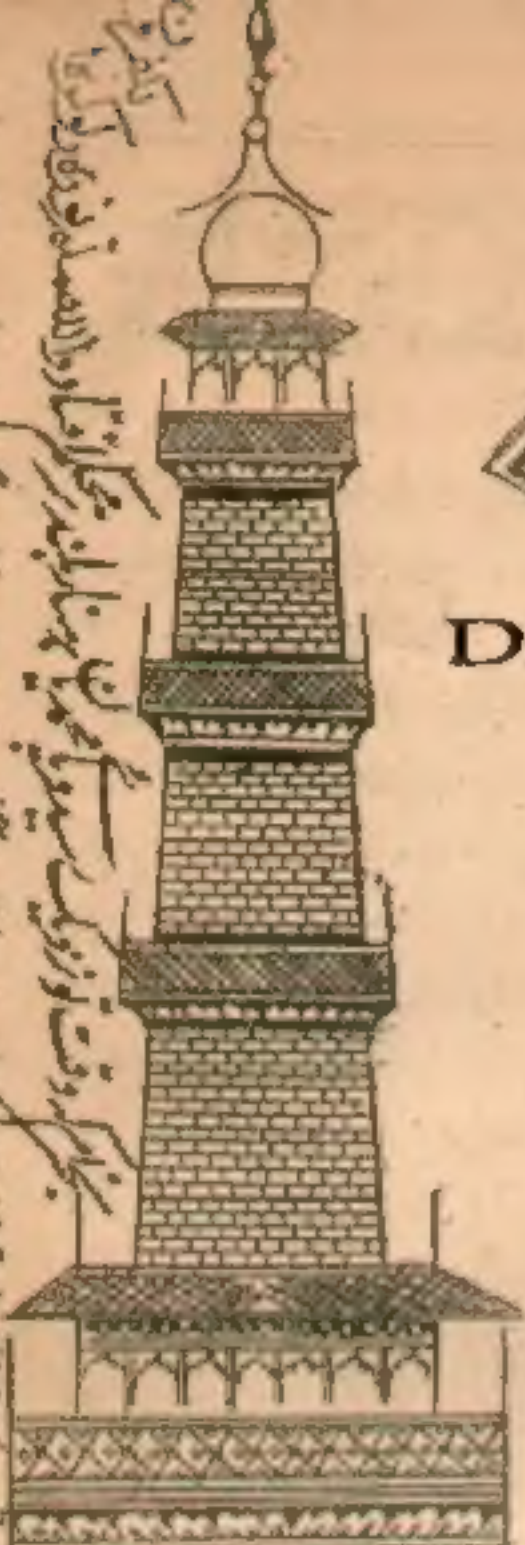
حضرت قدس سرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 نام ذیل کا کارڈ لکھا تھا اسکا جواب
 کدو ام الملت نے لکھا وہ ناظرین کو
 فائدہ لکھ کے دین فرمایا ہے۔ الخ
 جناب مرزا صاحب - تسلیم - مسیح جملہ نبی جہاں
 تہا جب وہ اس بیان میں تھا کہ اس شخصیت
 سے حضرت یونس کو نکال لیا اس وقت سے وہ حضرت
 کام و اہل کے جو کہ بیوقوفات باری تھے اس کے اور
 کوئی نہیں دیکھا سکتا آپ چونکہ آپ مسیح موعود و نبی
 دہوی کو تعین ہوا ہے اتنا جہاں کہ آپ جبرائیل
 علیہ السلام میں بہت جلدی بھی میرا ہے سے تھا یا ان
 میر میرے واسطے پیشانی کی کھنکھاس سال ہو کہ تھا جن
 کیسی کامیابی ہوگی۔ اور اس طرح آپ مسیح موعود تسلیم
 کر کے آپ کو نقش برادر میں ہیں ہر ایک غرض اس کو
 السلام دمی اللہ علیہم اجمعین
 شہابی حق - شہرہ بلیٹ - ہزار شاہ کی سر
 ۱۲ فروری ۱۹۰۸ء - میر تقی

جواب

اس سے زیادہ ناپاک جہوت اور خدا
سے گونا گوارا حق کرنے والی دلیری کیا ہو سکتی
ہے کہ ضعیف عورت سے ملے جیسے ہوئے
ان بے علم گروہت پرست کو "منجی جہان" کہا
گئے۔ کیا ان جہوتیوں نے جو عصب و انصاف اور مردہ
قانون سے نکلنا نام کوہ استی و قس کی تخیل سے پیدا
کیا ہے اور گیسوت منجی جہان تھا۔ وہ خون کی تپائی کا
ایسا فعلی اور متعلیٰ فعل ہے جو زمین و سوسع کا دھڑی
وہ وہی ہو گی ایسی بادشاہت کو کہ ایک کر کے ہے
یہ قوموں کی غلامی کے انتہائی خوب سے انہیں نکالت
مگر غلبہوں کے واقعات کی بنا پر یہی کیسا
آئیت ہوا بلکہ وہ خود زنت چکر لیکر گونا گونا
پاک و شریریت پر تین فرشتے کے نواح کو چھپانے
پر عجب بد قرار جرم تراش لیا کہ ان کے دل میں کینے
اور اور خود عالی سلطنت قائم کی یہاں تک کہ ان کا کام
کے ان کے آؤ کا وہ دھڑی کر سکتا ہے کہ اگرچہ وہ بظاہر
ہر گروہ خانی طور پر کامیاب ہو گیا تمام طور و نظ
پر چین کے استخوان میں نہیں ہوتے ہیں دھڑی
ہیں کہ گروہ ہر گروہ ہر گروہ کے فعل میں مگر
فی الواقع اس ہی میں سکریہ و شہوت و غیر کیا
ناشہ دے سکتی ہیں کیا وہ ذلیل ہوتے جسے کھلا
ناچے کہ پی پی غیہ پشی۔ ہاں اس استخوانی زندہ

[illegible]

انہیں زلت اور خرابی کی فلاحی اور نجات دہانہ
 دھانی بلکہ تمام بدعادتوں سے پاک صاف کر کے جہن
 کا سلم انہیں بنایا۔ مگر مانے میرت پر کر سیرت لکھا گیا
 کہ سن اٹا تو کور دنیا سے نابو کیا اس کی نظیر میں
 نسیم کو پیش تو کرو۔ محمد و قوم پہ ولی جو روحی
 جو تے کے پیو ملی ہوئی تھی ایک محمد و مقام میں ملی
 تبلیغ کی غایت اور محاط تھی انہیں کیا تھی تو کیا
 چند کم بہت ہو۔ ہوشدار تھے اٹلی اور ان اوصاف میں
 ہی دور نہ ہوئے۔ دنیا میں بہت سے کرے ہوئے
 بت پرست خبیث ہیں مگر جیسے میں کمزوریت یوں کے
 رستار کوئی حالت میں ہیں ناقابل بیان ہے۔ راجہ
 کے پوجنے والا کہ سکتا اور وہاں کہتے ہیں کہ بابا بڑا
 ایک شہنشاہ عالم راویں تھا مطلقہ منصور ہوئے
 اور یوں پانچ دہائی میں کاسیا جاکر پستل کے حق
 شکر لکھیں۔ جہاں کہ شہنشاہ کے ہزار ہا بیوت
 دعوے کر سکتے ہیں مگر یوں کے پرستار کیا دہاں
 ہیں بس یہی کہ سیرت نے روحانی طور پر دنیا کو بھڑکی
 یا بھڑکتی دی۔ یہی کہ عہدہ کے اقتدار سے گناہوں
 بے بالیوں کے سیلاب بند تو لڑیا۔



طبوت ۲ جواب الجزئیہ جنوری کا

فرمایا ہے وہاں کا عرصہ ہوا ہے کہ کتاب
بشارت احمدی کی دو جلدیں دلی اور کلکتہ
یعنی دو مختلف مقامات سے بڑے بڑے
پاس بھی گئی ہیں۔ اس بات پر تو مجھے خودی
اٹھوس سے کہ میرے کرم فرما تھا ہر دو جلدیں
کو ایک جگہ کیوں دیکھو نہیں لکھا گیا۔ مگر میں
مصلوٹا کسی خاص موقع کا منتظر تھا۔
پھر حال میں جس موقع اور وقت کا انتظار
رہا تھا وہ بہت جلد ہی جیسے حضرت محمد اللہ
صبح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کرشن
ہو گیا اور صراط کیا ہے انہی لوگوں نے کیا
لوگوں نے تیزی پر پار کیا ہے کہ تو یہی
جہلی غاصک اور تیرے سر کے اخبارات مل جاتے
تھے تو تھیک ہی دیکھ لیا ہے وہ نہیں جانتا کہ یہی
درخت کھائی اور شجرے فروزا الی حدیث
ہی پر نام ہو گا سلام نہیں کیا بل حدیث کے
بزرگ میری غلطی پرست تھے سب سے بڑا
میں کوئی کسی کی شاخ کی ہے جس کا اخبار مذکور اب
پوری کرنا چاہتا ہے۔ یہاں تک کہ مال سے کھلم
مطلوبہ اور جنوری کے اس مستقل انتشار کا
ایک حصہ جس کے ٹکڑے میں جن کی جگہ بتا سکتے
واقعہ انہی کے کوئی جو انہی میں دیکھا جاتا ہے
میں حضرت سونے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
صداقت اور صداقت پر الی حدیث کا ایمان ہے
تو یہ سوری اور عیسائی کہہ سکتے ہیں کہ یہاں ہے
کیا انہی آئے ہمارے نے کسی لکھا کہ میں ہرگز نہیں
لکھا ہوں نے ایمان تک انتہا کہیں حضرت
بیتھم العبدان والی بعضہ العبدان
کے نیچے آگے ہر دینی سنتوں کو جوڑ کے ایک
کامی حدیث آئندہ ماخذنا الصراط المستقیم
صراط الدین الغنی علیہم خیر الصفا
علیہم السلام الضالین کا پڑھنا ہی ہر روز
مجھے لکھا ہی طرح لا رہے۔ کہ ہدایت کی کسی
لکھنے شاعت میں اس قسم کا ایک نوٹ لکھا گیا
تھا کہ کرشن کو خدا سے کیا تعلق؟ اب میں کرشن
کو نہ لکھا کہ اہل حدیث کو کیا یا جانے کہ کرشن
کی کہ خدا کے ساتھ کفہر تعلق ہے جتنا ہر مولیٰ
عبد و عجز صاحب مئی الذہب مصنف کتاب
بشارت احمدی نے اس کتاب کے سرودق پر ایک
طرح لکھا تھا مئی املا (سورہ کا حوالہ دیکھو
مطلوبہ نام چند ماہ کا میں کہہ دیتا ہے کہ کرشن

خدا کے خاص لوگوں میں شمار کیا ہے۔ اور ان کو
برکتیں والوں کو نافرمان مسلمانوں وغیرہ
خطابات سے مخاطب کر کے آئندہ کچھ نصیحت
کی ہے کہ ان کو برکتیں والوں کو جاننے کو چاہیے
ایمان قائم رکھنے کی فکر کریں اور مصنف کتاب مذکور
نے جہاں دوسرے برکتیں والوں کو شہید کیا ہے
وہاں مصنف حضرت اہل سنت کلامی پر ہی ہوس
کا کرنا ہے۔ جو کہ کرشن ہی کا زاد حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے بہت سے لکھ کر دیکھا ہے دوسرے
قیاس اور لیکن ہے کہ امت اور ان کی وجہ سے
اس موعود اور بزرگ پر خدا کی اصل تعلیم کو بگاڑ دیا
ہو ان کے حالات کو مگر خود سے دیکھ جائے تو یہ
نامت کرنا نہایت مشکل ہو جائیگا۔ کہ بہت پرستی اور
خاصہ ایسے نعوت کے بانی وہ تھے۔ خواہ
کوئی بھی نہ کہ ہم ان کی تعریف کر لیں یا نہ
نہیں رہ سکتے انہوں نے تو پورے برہم اور
کلکار انا را ہمارے نام سے کامل جو مصنف
مجھے صراط علیہ السلام کی جنت اور نبوت
تائید کے متعلق ایسی ہر جگہ پٹنگ نہیں کی کہ کرشن
بزرگ پر متعصب ہندو کے لئے سوائے تسلیم کے
بانی کوئی چارہ ہی نہیں رہتا تھا۔ بایں ہی نے کرشن
اور برہمن میں لکھا ہے کہ آئندہ زمانہ میں مسیح
پیدا ہوں گے ان کا نشان ہے کہ ان کے سر پر
جہلی سا چوکی اور ان کے جگر کا سا ہونگا اور وہی
ان کے سر پر دھنکی ہوگا اب کتا ہر کم کا ہر
دور عرب کا اور شاہان کا دشمن ہوگا۔ اور وہ قادر
و نام اور قدرت والا ان کو تیس اور سیاہان
بھونکا اور جو اس کے موافق چلتا وہ اندک
پوچھتے گا اور اس وقت اندک پوچھنے کی کوئی
دوسری راہ نہ ہوگی پھر مہا دیو فراتے ہیں
آگے پارتی مہا مت (میں) ساری جادو
اور اگلی شریعت کو موقوف کر کے اپنی شریعت کی
ماہد بایں مجھ خود وغیرہ جو کہ انہی میں ہے
اس تمام پیشگوئیوں کا درج ہونا محال نظر آتا ہے
مسلے اگر یہ ایمان انہی اور دیگر ایمان میں درج
کریں گے تو کتاب بزرگ اور وہی الی حدیث میں
ہر جوانی جانیگی۔ مناسب ہے کہ اگر بزرگ الی حدیث
ہی اس موقع کو غنیمت سمجھیں اور اس کے بلوں
کا خون مسودہ کر کے کتاب کشا میں شاہد اس کے
مطلوبہ سے نفس و شہیج کی عادت ان سے چھوٹ
جائے اس جگہ بزرگ الی حدیث کے لئے ایک
اور پیشگوئی کا یہی ذکر کرنا چاہتا ہوں جس کو وہ
(حضرت اقدس) سیدی آخر زمان کے متعلق
پاکر کہتے نام ہو۔ کلکی برہمن میں لکھا ہے کہ آخر
کلیب (آخری زمانہ میں) ہر کلکی انا را حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی (احمد اذہر جان احمد
شدید) مصنفین ظاہر ہو گی تعجب ہے کہ مصنف
کتاب بشارت احمدی نے اس مصنف انتہا
کا زمانہ ہی جو ہر یوں مدعی کا یہ زمانہ بتایا ہے
جیسا کہ وہ کہتے ہیں کہ اب تیر یوں مدعی نہیں
ہے اب اس طرح کے لوگ بہت کم ہیں لاکھوں مسلمان
دل کے ہے ایمان کتاب اگر کوئی خود کرنے والی
طبیعت ہوگی تو نشان علی کو لکھ کر فوراً بلی
اٹھائی کہ اس وقت خود کو ہی مصلح ہونا چاہئے
جو کہ وہ اسلام لان کی ہر طرح اصلاح کرے
مجھ میں نہیں انکار ہے اسے مخالفین کی عقل کو کیا
ہو گیا ہے مگر اور علم کا ذکر کرنے گئے ہیں تو سلسلہ
ہی نہیں تو میں انہی کی حالت پرست ہی رہا
دن دن کہ رہی ہے کا کہ لوگ انجام نہیں
سے کچھ خبر کیجئے۔ میں (مرد املا) لکھ کر دعا
کے علاوہ کرشن کا دھڑے ہی ایسا صاف
اور جلی نظر آتا ہے کہ جس کا بیان کرنا واقعی
ہر حال ہے ان۔ وہی وہ و کارشن سے جو ایک
کی کتابوں میں دن ہے نہ کہ ایک کتاب
آمارا۔ مہدی کی کہیں شکل سنسارا
مشکوٰۃ کے طور پر بتایا تھا۔ ان۔ وہی سیدی
اور کرشن سے جو نہ کہ ایک کے الفاظ میں یہاں
ہو کر الی بند کیجئے مگر اور قابل تسلیم نہیں
کہا تھا۔ ان۔ وہی آئے و کارشن سے جو اصل
یعنی اسلام پور (قادیان کا اصل نام ہی ہے)
میں مبعوث ہونا تھا۔ اسید ہے کہ اب بزرگ صاحب
الحدیث مذکور بالا دوسرے والی پیشگوئی کو
بزرگ نہ کہ ایک متعلق (یعنی خواہ مولیٰ
کہتے ہوں انہی سے انکار نہیں کریں گے وہ
سیدی کی آمد اور انتظام سے ان کو ضرورت ہوا
ہو تا پڑ گیا۔ دل تو نہیں جانتا کہ بزرگ الی حدیث
کو بار بار مخاطب کیا جائے گا کہ کلکی اور کرشن
کو بزرگ ناموش نہیں رہا جاتا۔ اب کے تو وہ اپنے
۴۔ جنوری شہر کے اہل حدیث میں ندائے
وہ وہ شریک کی سنت خدیم پر ہی مار کر
سے نہیں رہ سکا۔ اس کو ایک پر ہی معلوم نہیں
کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کا ایک کرشن کا دعویٰ
بحیثیت ایک مصلح ہونے کے ہے وہ نہ مگر
جائے کہ وہ کسی ایسی کتاب کا حوالہ دے جس میں
لکھا ہوا ہو کہ آئندہ عالم ہے انہی کو لکھا
ہی انسانوں کی اصلاح کیلئے نامور ہوا ہے جسکی
ممانعت کو وہ پیش کر کے طرز اور اس منہا کے
خود پر نہیں تا کہ یہ کہہ کر کہ آئندہ اگر اس ممانعت
کو اختیار کیا جائے تو کرشن کے دوسرے کی طرح
اس ممانعت کو ہی مان لو گے۔ کاش کہ اس

کے ایسا دیکھ کر کہتے ہوئے ماحولوت
جائے۔ کہ یہی کہ قادیان حجاز ہی نہیں تھا۔ اس
موقع پر اگر وہ باوجود مولیٰ فاضل کہنے اور
دعویٰ البشارت کے اپنی دل آرزو خدروں پر نہیں
اور شجر کا قرآن اور امانیت کی تعلیم کے مثالی
میں اندازہ لگائے گا تو وہ یقیناً اسے ایک
آیت مثل اللذین حملوا التورۃ ویتلونها
کے نیچے چلتا ہوا دیکھ لے گا۔
پیشتر اس سے کہ مفسرین کو ختم کر دیں ایک
اور مولیٰ خیم یعنی نامی موطن کیا ست
نام کو بکا کہ یہی ضروری سمجھتا ہوں۔
وہی مولیٰ صاحب میں جنہوں نے اپنی
کتاب مذہب اسلام کے نام پر سلسلہ
احمد پر ہی طبع ہر مالی کی ہے۔ مگر انہوں نے
اس کتاب میں کوئی نئی بات پیش نہیں کی
انہی اس کا کیا ہے کہ حضرت اقدس مرزا صاحب
ایسے اسلام کے ہے خادم پر کفر کا فتوے
لکھا ہے نام۔ حال کی ہے کہ توسیع
کی ہے۔ مگر مولیٰ خیم یعنی صاحب یا کرشن
اور ضرور اور کرشن کہ حضرت امام عظیم
ایسے دیگر آئندہ دین پاک پر کفر کا فتوے
لکھنے والے ہی تو آخر مولیٰ ہی تھے
اسی لیے کہ مولیٰ خیم یعنی صاحب مفسرین
کے اس حصہ کو بزرگ ان مفسرین سے اپنے
آپ کو بہت ہی نیچے پائیں گے۔ آئندہ
ہاں سے احمدی سائنوں کو چاہئے کہ کسی ایسے
ویسے مولیٰ کو بزرگ مخاطب نہ کریں ان
مولیٰ نظام و تنظیم صاحب نعوری کی طرح
مالی حوالہ اور سیدان ہادی رہتا ہو تو بڑے
قسمت فقط۔ راقم

عافیت خوف کرشن علیہ السلام
کی تعریف لطیف کے متعلق لکھنے کے
ایک پر و خیر صاحب نے ایک بھٹ
مال میں شائع فرمایا ہے جس سے
معلوم ہوتا ہے کہ صرف ساٹھ
اشلوک حضرت کرشن کے ہیں
نیز یہی کہ کرشن کی تسلیم سے
رفتہ تھے۔ اور جنہوں کے مگر
پر تھے سوہ تھے۔ آئندہ

(اور)

الحکمہ بریعتین چٹا جاسکتا

نہ کیلین میں کر دی خدا ایک کو کہتا ہے کہ ان
شخص سچا ہے اور دوسرے کو کہتا ہے کہ چوٹا ہے
پس اس فیصلہ کی جو آسان ترین ذمہ دہ
ہے کہ ایک قول پرنا ہے اور ایک فعل اگر
قول میں اختلاف ہو تو اب عمل کی مشابہت سے
قول پر اگر فیصلہ کا مدار کیا جائے تو اسکی نظر وہ
جگہ عمل آتی ہے اور دوسرے کو کہتا ہے کہ جیسے یہ
انعام ہو ہے کہ تم کہنا کہ یہ فیصلہ کو کہنا
جہاں کے اسکی مثال نزدیک سورج کی ہے
جسکی رویت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے
قول سے مراد ہماری وی ایسی ہے اور عمل سے
نفس اور تانیات الیہ لیکن اگر کسی کے
کفیل کو کہلاؤ تو یا دہے کہ اس کا مبدی فیصلہ
کرنا ہمارا اپنا اختیار نہیں ہے اور کسی نبی کے
اختیار میں ہی یہ بات نہیں ہوتی کہ وہ بات
کوجب چاہے وہ کیا دیکھے ان خلق اللہ کے خاطر
ان کو اس قسم کے اضطراب ضرور ہوتے ہیں
وہ تو ان ہرگز میں گمراہی کے خدا کے اختیار
میں اور وہ اپنے مصالح سے ان کو کھڑے
آنحضرت صلوات علیہ وسلم کی بڑا اضطراب تھا
سے وی کی کہ اس آسان پر ہرگز لگا کر جا اور ان کو
نشان دے۔ اگر یہ کذاب اور دجال میں تو
صبر کرو۔ خدا تعالیٰ فرمائے
ان بات کا ذرا فکریہ کہ بدو ان بات
عباد کا ذہن کا حصہ جس اللہ ہی حد کہ
جب سے دنیا قائم ہوئی ہے یہ کسی مخالف نہیں
ہو کہ خدا تعالیٰ نے کذاب کی تائید کے بھان
کو نکست دی ہوا حضرت صلوات علیہ وسلم کے زمانہ
آپ کے مقابلہ پر ابھام کے مئی سوچو رہے
اور وہ آپ کو جو نا خیال کرتے تھے سب کچھ
ہی انہیں میں تھا اگر قول پر وہ ہوتا تو اشتباہ
رہتا۔ مگر اگر فعل الہی سے فیصلہ کر دیا کیسے کہ
اب کسی کے دین کا انکار فرما ہے کسی نام
روشن ہے جو خدا کی طرف سے ہوتا ہے اس کو کہتے
دیوانی ہے وہ بڑا ہوتا ہے وہ سب اور ہوتا ہے
اور اس کے دشمنوں پر اسے فحش پر فحش ملتی ہے۔
لیکن جو خدا کی طرف سے نہیں ہوتا وہ فعل جہاں
کی ہوتا ہے کہ بہت جلد نابود ہو جاتا ہے خدا کو
کوئی دھوکا نہیں دیکھتا جہاں مار توڑے پر
ہوگا اور جس کے خدا کے ساتھ پاک عقائد
ہوں گے اسکی نفرت ہوگی۔ عرف سچا سچا نبی
نہیں ہے کہ اس وقت اور ہم میں جو با قرآن و نبی
میں۔ بلکہ جیسے علیہ السلام اور سولہ علیہ السلام
کے زمانہ میں ہی جیسے لوگ موجود تھے جو کہ ہم
تھے اور وہ ان نبیوں کی تکذیب کرتے تھے تو ان وقت

کے زمانہ میں ہی فیصلہ دیتا کہ جو سچا ہوگا
اس کا کاروبار بیکرت ہوگا۔ پس اب اس
بات کے اور فیصلہ نہیں تھا اگر ان کو قول میں
پہچانگی ہے تو فعل کو دیکھو۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں
کہ جیسے یہ دروغ است کہ فعل ظاہر ہو رہے ہیں
میں تو ایک عاجز نہ ہوں یہ خدا کا کام ہے
کہ جو فعل ہو گا سچا ہو کر دے میں کیا ہوں خود
رسول اللہ صلوات علیہ وسلم نے ہی جواب دیا کہ انصافاً
عند اللہ انصافاً انصافاً فیہ و فی ذلک انصافاً
کام باز گردون کھڑے تھے دیکھنا نہیں
ہو تا وہ تو خدا کے پیغام رسان ہوتے ہیں علی
بحث الہیہ اور الہامی بحث الہیہ ہے تو فیصلہ
ہی ہے کہ ان قول میں تناقض پر تو فعل خود فیصلہ
کر دیکھو۔ ایک مغزی فیصلہ کہ کوشت و حوت
نہیں چا سکتا اگر ذکر کیا جائے۔ تو مغزی
عملی فیصلہ اس کا جواب ہو سکتا ہے اور وہ
کب اسکی تائید کر سکتا ہے کہ سچ کی حوت ہی
ویسے جو سچ کہہ رہے ہیں تو پھر دیکھو ان
اشیاء کو۔ میں یاد رکھو کہ قول کے اشتباہات
سے ہی دور ہو سکتے ہیں سچا سچا ہر وقت خدا کے
میں وہ۔ ۲۵۔ ۳۰ سال پیشتر ہمارے میں درج
ہو چکے ہیں اور سب کو پوسے ہو گئے ہیں جو باقی
میں چاہو۔ تو ان کا اشتباہ کر دو اور ہم میں دل
شبہاتی ہی ہوتا ہے جیسے کہ ان مشرب ہو کر
کا بر جو کہ مشرب شیطان کے اثر کے تھے ہوتے
نفس نہیں نکلتی۔ نفرت سے ہی نکلتی ہے
جو وہاں کے زیر سایہ ہو ہم اپنی زبان کے کلمے
مغزی نہیں کہتے جیکہ وہ شیطانی ہی ہوتے ہیں
تو ممکن ہے کہ کسی سادہ لوح کو دھوکا لگا ہو۔
دیکھئے ہم فعل الہی کی سند پیش کرتے ہیں۔ سولہ
مسلم نے ہی پیش کی تھی اور خدا تعالیٰ نے ان کو
بیت دیا سب کچھ کو تو قول علیہ السلام
خذنا ذالیمین۔ میں فعل ہی کا ذکر ہے
پس سچے بیسٹن طریق ہے تو اس سے کیوں کر
ہر لوگوں کے سامنے میں اور اگر فیصلہ
سے کام کر رہے ہیں تو خدا تعالیٰ
سے مذاب سے ہلاک کر چکا کہ
لوگوں کو عبت ہو جاوے گی۔ اور اگر
یہ خدا کی طرف سے اور ضرور خدا کی
طرف سے تو پھر دوسرے کو کہ
ہلاک ہو جاوے گا۔

دو تین جگہوں سے حکم کے ذریعہ بیان کریں
اور ہی تو ان حکم کو کوئی ہے کہ چاہیے کہ
تو اسان کر کے فیصلہ ہو کر نظر سے کرنا تو ان وقت
پوس میں ہر وقت کہ ان کے شہین ہو گئے
جاوے۔ تاؤ فیکہ ان کے شگوانے کا نظام
نہو کے دسی چلے۔
ناظرین، حکم ہی اس بلند برادری یا سچ علی
کے فیصلات کو کثرت اور غلبہ کی نظر سے دیکھو
کہ ایک طرف بقایا و دہان کا شکر کیا جاتا ہے
دوسری طرف شہین شاد و شکر تباران ہو کر
میں فیصلہ الی شکر است کا ذکر کیا جاوے
کہ کیا دہانے میں جیسے خود دہان میں ہوں کہ
فیصلہ اس قسم کی شکرانہ میں ہیں لیکن
اسی ہی جیسے کہ ایسا یقین ہوتا ہے کہ وہ وقت
خدا تعالیٰ نے اپنے خود و زمین کے خدا و زمین
میں وہ فیصلہ نہیں چلے۔
کہ خدا تعالیٰ کی قیام و قیام فیروز کے ہوتا
اور کہ شکر ہی ذمہ اور ان کے ہر وقت
میں دیکھو میں وہی کہ شکر جیسے نہیں دلا رہے ہیں
کہ خدا تعالیٰ ساری مخلوقات کو انسان کر رہے
کس کو دہم دھوکا ہو سکتا کہ وہ انہما جو کہ
آپ سال کے محض ہے سو سال کی بات
میں ہادی کیا جاتا ہے بار و رہو گا اور قوم
ہے جو سب بنا کر ہو رہے سلسلہ مایہ
کا سلم آگن سچا با شیا میں میں دیکھ کر ہم
مول نے اس طرح خود کو تکی کی ہے اس سے
آئینہ کیا کیا سیری امیرین و سیرت نہیں ہیں
جیسے کہ فیصلہ ہے وہ ایسی زمین کی بنا پر
ہے ان کے سچے ہیں یہ میں کہا تھا کہ اگر
الحکمہ ملکی خیر گمانی اور نوع انسان
کی بھلائی کیلئے شائع ہوتا ہو گا مینا
ہو جاوے گا۔ اس یقین کی بنا پر میں اب ہی
کتاب میں کہ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ نافع
انسان وجود ہے تو انشاء اللہ ہر کسی
یکسی رنگ میں دیکھو تو قوم کیلئے نفع رسان
نہت ہونا دیکھا اور بڑے گا اور سچے گا
اور چھوٹے گا۔
جنس ان کو میں انہیں جب اور وہ ان کے
فلک میں نظر آکر ان میں مگر میں انہیں سجدہ
سجنا ہوں دیکھئے میں ان کا کام کئے جاتا ہوں

جناب انیس پڑھائی کے بعد تیسرا

[illegible]

مولوی شہداء اللہ امرتسری کی پروردہ دری

نمبر دوم

گفتہ دار دلدار کے بالقول

ولیکن جو لکھی دلیش مبار

گورنمنٹ فبرینہ امرتسری و مناسبت کے ساتھ ثابت ہو چکا ہے کہ اعلیٰ حضرت مجتہد الشیخ مولانا عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں مباہلہ کی درخواست انجام دینے کی تھی۔ اس مباہلہ سے پیش کے لئے دینی فیصلہ ہو چکا تھا۔ ہمارے اہل علم نے ان فیوض نے کوئی صورت اور طریق فیصلہ کا اختیار نہیں کیا۔ سو مولوی شہداء اللہ صاحب ہی مباہلہ کے لئے ہرگز نہیں آئے۔ اگر شریعت مباہلہ کے موافق انہوں نے کسی مستعدی ظاہر کی تھی تو اس پر تحریر پیش کرنی چاہئے جو یقیناً وہ پیش نہ کر سکیں گے جس میں شرائط مباہلہ پورا محاذ رکھا گیا ہو۔ اور کوئی غرض ملک و قریب و غائب نہ کیا ہو۔ اور اب مباہلہ کے لئے دینی زبان اور گورنمنٹ و ان کے اہل کار کے ساتھ بعد از جنگ ہے حضرت مجتہد الشیخ نے ان کی تحریر پیش کر دی ہے۔ اسی کا نام انہیں اس مباہلہ کا فیصلہ سپرد کرنے کے لئے کر چکے ہیں اور آئندہ کے لئے عدم انتہات کا اعلان دیدیا گیا ہے۔ پس اس اعلان سے فائدہ اٹھا کر لوگ جانوں کو بیگانے اور گمراہ کرنے کے لئے اس طرح کر چاہا کریں گے کہ ہم نے ہر گز طیارہ نہیں کرنا جب انکو جلیج کیا گیا تھا تو کیا سانپ سونگہ گیا تھا جو باہر سے لگے اور اب پوش آیا ہے۔ یقیناً یاد رکھو کہ ان مولویوں اور عبادہ نشینوں کی خاموشی اور مباہلہ سے گزرنے حضرت اقدس کی بجائی کو روز وطن کی طرف ثابت کر دیا ہے اور اس کے ساتھ تائیدات اور ترقی کے سلسلہ شمار بھی واضح کر دیا ہے۔

ایک اور چالاک اور سناٹے سے بھی بہ لوگ کام لیتے ہیں کہ اب اس نے مباہلہ نہیں کرتے کہ سطر زور کے سامنے اقرار کیا تھا۔ ہر چند کہ ان لوگوں کی باخبری ہے۔ وہ تو اس کے خود کو روک رہے ہیں۔ الفاظ سوجھ دہیں۔

حضرت اقدس اس سے بھی بچے اور ان کے ایسا اور اشارہ سے انجام انہیں ان اور لافنی فیصلہ کر چکے تھے۔ ان کے بعد اگر کوئی شخص

بیہوشی اور گستاخی کا شیعہ اختیار کر کے مباہلہ یا مباہلتہ کا جلیج کر لے تو وہ اپنی ندان کا ثبوت دیتا ہے۔ ہر ایسا شخص جو اس دعوت مباہلہ میں مدد دے ہو اور سامنے نہ آیا ہو۔

پس مولوی فاضل شہداء اللہ صاحب کا مباہلہ سے قطعی گریز اور قرارت ثابت ہو چکا ہے کہ وہ کسی ہی مباہلہ کے لئے نہیں آیا۔ اور اب کہنا یہ صرف اسی خیال سے ہے کہ چہ کہ وہ سلسلہ مباہلہ کا تمام محنت کے بعد بند کر دیا گیا تھا اور حضرت اقدس اپنے بچے وعدہ کے موافق انتہات نفروں کے ہم لوگوں کو اپنی آمد کی خاطر کے کامیاب ہو جانے کے لئے نہیں جانتے کہ یہ چالاک اب کام نہیں دے سکتی۔ یہی سبب ہی اچھا ہوتا اگر اصل صاحب اس مباہلہ کے سوال کو نہ چھوڑتے تاکہ ان کی ایسی پردہ دہی نہ ہوتی۔

میں بہتسا ہوں کہ وہ امر غریب ہے جو بچے یعنی امر اول اور امر سوم جیسا کہ میرے کہ مباہلہ کی درخواست پر مولوی شہداء اللہ صاحب ہرگز نہیں آئے اور اب ہی کوئی مادہ نہیں اور یہ مادہ کی محض بندش مباہلہ سے فائدہ اٹھانے کی خاطر ہے۔ ورنہ اب ہی مادہ نہیں ہیں۔

چنانچہ اس تحریر امر کا سب سے بڑا ثبوت خود ان کی اپنی ہی تحریر ہے جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے۔

پس اگر مباہلہ ہی سے بچائی کا اظہار ہو تو صرفی عبدالحق غزنوی نے ان کے دلائل اور خدا ترسوں کے دلائل کو غور کرنے والے تھا کہ بتائیں کہ کیا پہلا اگر کے بعد لافان طور پر دلائل نہیں کرتے کہ مولوی شہداء اللہ صاحب مباہلہ کو بچائی کا سیاہ پر نہیں کہتے اور گویا یقیناً کہ میں کہ مباہلہ ایک ہے سو دماغ ہے۔ وہ اس تم کے الفاظ جو غرضی میں تحریر کرتے مولوی شہداء اللہ صاحب مباہلہ کے لئے تو جو متنازعہ تھا آگیا تے مگر اس سے بڑا اور اسیا شرمناک امر ہو گا کہ ایک شخص جو مولوی فاضل کہنے سے خوش ہوتا ہے اور ستر آں عالم کہتا ہے سو خدا قاتل کے ایک قایم کردہ سیار یا ستبازی اور ملک نبوت کو گویا فضیلت اور توقیر دیتا ہے۔

قرآن کریم میں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس امر مباہلہ کو قایم کیا۔ یہ علمی پردہ دری مولوی شہداء اللہ صاحب کی لکھا اثر مباہلہ سے کم ہے۔ کہ وہ اس معیار اور محکم کو سپرد نظر سے دیکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ خاتم نبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قایم فرمایا اور جو نبوت کا اندر سے ثبوت ہے۔ اس شخص جو مباہلہ کو چھوڑ رہا ہے

اور اسے بچائی کا سیاہ قرار نہیں دیتا۔ پردہ مباہلہ پر آمادگی کیونکر ظاہر کر سکتا ہے۔ یہ صرف چھوٹا کو خوش کرنے کی بات ہے۔ وہ حقیقت یہی ہے کہ اس کے دل میں مباہلہ کی ذرا بھی عظمت نہیں، مولوی فاضل صاحب نے سنت اخوس ہے کہ آپ کی تحریریں قرآن کریم کی عظمت پر بہت بڑا اثر ڈال رہی ہیں۔

زبان بگڑی تو بگڑی تھی خبر نیچے دہن ہو گا ہم تو آپ کی اس شہر سے میری جوئی تحریروں کا لافا بنے ہوئے تھے کہ خدا کے لئے خدا کی کلامی حرمیت اور عظیم کو باہتہ سے نہیں۔

مگر نہیں، اثر ہے خدا کے امور میں کی مخالفت کیا آپ کو معلوم نہیں کہ خدا کے برگزیدہ بندوں کی مخالفت اور انکار رفتہ سلسلہ ایمان کا موجب ہو جاتا ہے۔ اپنے آپ خدا سے دور ہیں اور اس طریق استہزاء سے بڑھتے ہیں۔

میں نہیں جانتا اس سے بڑھ کر کیا کہا ثبوت مباہلہ سے گزرا اور انتہات قرآن کریم کے قایم کردہ سیار کا اور کیا ہو گا جو مولوی شہداء اللہ صاحب کی تحریر سے پایا جاتا ہے۔ کیا ایسی صورت اور حالت میں سپر سیدس سے ہو سکتی تھی کہ وہ مباہلہ کے لئے آتا۔ ایسا غر ز تحریر مولوی شہداء اللہ صاحب کا نہیں ہے! اس کا مقصد سادہ جواب دینے ہی دیا ہے۔ لیکن مفصل جواب شہداء اللہ صاحب کے رسالہ اہمالات حرمات کے جواب میں (جیسا کہ ابھی خدا کے فضل سے ارادہ کیا ہے) اور لکھا اور اقتداء اللہ الساجد اور لکھا جس کا کوئی جواب یقیناً مولوی فاضل ندے سکین گے اور ان کو ایسی تہنیک بتاؤں گا جس کی تسلیم سے انہیں ہرگز چارہ نہ ہو گا۔ بشرطیکہ انصاف سے لاملین۔

اب اس کے بعد میں چاہتا ہوں کہ مولوی فاضل صاحب کے پیش کردہ صرفی عبدالحق غزنوی کے مباہلہ پر نظر کروں کہ اس کا نتیجہ صرفی عبدالحق کے حق میں ہو یا حضرت اقدس کے حق میں۔

میں تحریری ثبوت اور واقعات کی بنا پر تو اس امر پر روشنی ڈالوں گی کہ سر دست میں کیوں مولوی فاضل صاحب ہی سے نہ پوچھوں کہ آپ ایمان اور انصاف سے جانیں کہ صرفی عبدالحق غزنوی کی جو حرج اور عظمت آپ کے دل میں علقہ سے ہے تھی جو مباہلہ کا سال ہے کیا ان کی دلی ہی عزت اور عظمت ہے؟

آپ اس سوال کا جو کچھ بھی جواب دیں گے اس سے یہ ایک کام کی بات نکلیں گی اور آپ کی تحریریں اس پر روشنی ڈالیں گی۔

لیکن میں اس کے ساتھ عبدالحق کے مباہلہ کے

مستحق کہہ اور عرض کروں گا۔ سب سے اول قابل غور یہ امر ہے کہ مباہلہ کے لئے عبدالحق نے دھرتی ہی ہستی یا حضرت اقدس عبدالحق دہلوی نے اسی دعوت کو قبول فرمایا تھا۔؟

جو لوگ واقعات کا صحیح علم رکھتے ہیں انہیں ان تحریروں کو پڑھا ہے جو اس کے مباہلہ کے متعلق شائع ہوئی تھیں وہ بخوبی جانتے ہیں اور جانتا ہوں کہ فاضل صاحب ہی انکا ذکر کریں گے کہ حضرت اقدس نے اسی درخواست مباہلہ کو محض مخلوق الہی کو ہلاکت سے بچانے کے واسطے قبول کر لیا تھا۔ اب دوسرا امر قابل غور یہ ہے کہ کیا حضرت اقدس نے اس مباہلہ میں عبدالحق کے لئے کوئی ہرجاکی تھی؟ اس کا جواب بھی صاف ہے کہ حضرت اقدس نے عبدالحق کے لئے ہرگز ہرگز کوئی بد دعا نہیں کیا چنانچہ قطع نظر اس کے کہ خود صرفی عبدالحق اس امر کی شہادت زلفہ موجو ہے وہ سب لوگ جو اس وقت موجود تھے اور انہیں سے لڑ رہے ہوں گے اس امر کی شہادت دے سکتے ہیں کہ میں نے شہداء کے جسٹ لائن کی رپورٹ شائع کر کے حضرت اقدس کے سامنے لگے۔ لکھ گڑھ سالوں پر نظر کرنے پر نے مباہلہ کے متعلق لکھا ہے۔ رپورٹ اسطو کہ مباہلہ کے لئے عبدالحق کا کام سیدیں تحریر ہوتا ہزار مخلوق ہندوستان کی حیرانی ملک فتح جو ہمارے زبردست مخالف ہیں اور جس میں ہلاکت بھی دامن کشان میدان مباہلہ میں ہو گئے مگر ہرزہ و دانی کے سوا اس کا حوصلہ ہوا کہ مباہلہ کے لئے تھے کہ صرفی عبدالحق غزنوی بیان میں سب کا فدیہ ہوا۔ اور اسے مباہلہ کیا مگر اس کے غرض انسان کی بددہی اور محبت کو بچانے کے لئے تھا۔

میرے اس فقرے سے یہ سمجھ لیا جاوے کہ میں جانتا ہوں کہ عبدالحق پر اثر نہیں ہوا، اثر نہیں الگ ظاہر کروں گا۔ سر دست یہ ہلکی عام حجت کے لحاظ سے اثر کا اندازہ کرنا چاہتا ہوں۔

اس دعا پر عبدالحق پر اس کی جماعت نے اور حضرت مجتہد الشیخ نے اطمینان کیا۔

اب مولوی فاضل صاحب ایمان
کہا کہ اگر خدا تعالیٰ صوفی عبد حق اور اس کے
رفقاء کے ساتھ تہا تو ان کی دعا کا اثنا اتر کریں
پڑا؟

چلے تو یہ تہا کہ یہ راستہ ازجہ آپ اپنی کو چشمی
نہیں بخش خدا و عبادت سے مستغنی علی اللہ
کیجئے ہوئے ہو۔ مذاب آگہی سے ہاش ہاش ہر حال
گمراہ کو تو ایسی غارت طریق اور کامیابی غیب
پہنچی ہے جسکو نہ آپ کو دیکھنا ناممکن ہوگا۔
کیا غرض کوئی غیبی قیوست دعا کا ہی اثر تھا؟
پھر اس سے بڑھ کر سہارا کا اثر اور حضرت اقدس
آپہاں کا شہوت اور کیا ہوا ہے جس پر خدا کی مہر
لگ چکی ہے کہ صوفی عبد حق اور اس کی جماعت کی
دعا کو خدا تعالیٰ نے اظہار کر نہیں پر دے ملا اور
حضرت اقدس پر انعامات وافر اور افضال تکثر
کر کے دیکھا دیکر یہ غریب نہیں ہے بلکہ کائنات
مغنی جس قدر تو حسیک ہے و تقریب یہ ہے اور
کمالش در لا یضایع کا مصداق ہے۔
لیکن یہ کیجئے والی آگاہی اور کیجئے واصل کی تو ہو۔
سے ملو گش اندر ہمت نہ ہوش نہ نور دل
جز یک زبان شکر کر شیر ذبیح دم
اب آپ تہا نہیں کہ صوفی عبد حق کے لئے اور کیا
ہے؟ خدا تعالیٰ نے اسکو اس کی جماعت کو
اپنی جان میں غائب و غافل کر دیا اور علم و دہش
ماوراء میں صوفی عبد حق کے آپ کہتے ہیں کہ
کوئی علامت گوشت گوشتی! مولوی فاضل صاحب
آپ تو بہتر اچانک تھے کہ اس کی مانگ نہیں تہا
لوٹ جاوین تاکہ وہ اربعین لکھ کر آپ کی تہا
اور تکفیر نہ کرنا۔ اور آپ کے خلاف وہ کارروائی
نہ کرنا جس سے کسی۔ مبالغہ کے اثر کو تو آپ خوب
سمجھتے ہیں جو اس پر ہے باقی جو کچھ اس کے لئے
آپ کی خواہش ہے وہ بخش اربعین کیجئے ہے۔

ایہا ایک بات اور آپ بتائیں کہ اربعین لکھ
کر وہ ذلیل ہوا یا کامیاب؟ اور اس سے
اسکی کوئی غلطی پروردہ رہی ہوئی یا نہیں؟ یہ یہ سوال
محض آپ کے مذاق پر آپ سے کیا گیا ہے نفس
مفتون اربعین میرے اور آپ کے درمیان مسر
تناز و فیہ نہیں آپ یقیناً تسلیم کریں گے کہ یہ
اس کی غلطی پروردہ رہی ہے پھر یہ عزت ہی تو کوی
غائبہ سہیلہ کی عبد حق پہلی؟ صوفی عبد حق
غزلی کے مبالغہ کا نتیجہ کس کے حق میں
ہو؟ اربعین لکھ کر رنگ میں ہی بحث کرنا ہون۔
انی آئندہ

دشمنوں میں کھوٹ

(مزمع لول)

ایک عرصہ گزرتا ہے کہ حضرت عبد اللہ کو مخالفوں میں کھوٹ
یا دشمنوں میں کھوٹ غرض اس پہنچنے کو لئے ہر شے کی
ابہام پر تہا۔ اسکے آثار کی وقت سے شروع ہو گئے
تجربہ چاہتا ہوں کہ اس پیشگوئی کو کبہ وقت
رنگین میں لکھی ہوگی؟ حقائق کو دن صبح سے
آٹھ میں اترتے اس مسئلہ کو شروع کرنا ہوں۔
اور مولوی احمد شاہ اور اس کی ذریت مولوی شاد شاہ
صاحب دین و جہن۔ خدا تعالیٰ نے مولوی شاد شاہ
اور مولوی شاد شاہ کو ایسی سہولت ملی ہے کہ ہر طرف کی
دوسرے کے لئے غیبتی رہے نہیں دیتے یہاں تک
کہ مولوی شاد شاہ صاحب کی تکفیر کا
طیارہ ایسا ساہوکار ایک سلسلہ شروع ہوا۔ اسی
سلسلہ میں
حافظ عبد اللہ ان وزیر آبادی کا وہ تانہ اشتہار ہے
جو وہی قندہ قندہ لکھی کہ انہوں نے احمدی
پریس وزیر آباد میں چھپوا کر شائع کیا ہے۔ سر دست
پریس کوئی راستے غائب نہیں کرتا۔ جب تک کہ مولوی
شاد شاہ صاحب پر کچھ نہ لکھیں کہ مولوی شاد شاہ
صاحب کو اپنی پوزیشن کا صاف کرنا ضروری ہے
ایسی حالت میں کہ حافظ عبد اللہ صاحب نے من
پر یہ الزام لگا دیا ہے کہ مولوی شاد شاہ صاحب نے
انکے دشمنوں میں تحریف کی ہے اور اپنی طرف سے
جو ان کے ہی میں آمان کی جا اجازت لکھ دیا ہے۔
میں امید نہیں کرتا کہ مولوی شاد شاہ صاحب نے ایسا
کیا ہوگا۔ انہیں چاہئے کہ وہ جلد تر اس حالت سے
پبلک کو آگاہ کریں۔ وہ اشتہار یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

البراءۃ للہ صنع ثناء اللہ

الحمد للہ حق حمد و صلوات و السلام علی خیرہ و آلہ
اما بعد براہ من دینہ بیوان سلف صالحین کی
خدمت میں عرض ہے کہ اربعین پر جو کچھ میں نے لکھا
تہا وہ حق تہا اور میں اس پر اس تک قائل ہوں۔ میں یہی
ثناء اللہ صاحب کی تقریر قرآن کو اگر ملکہ تقریر
و مخالف تقریر سلف صالحین کے یقیناً جانتا ہوں کہ
کلام حسین پر میرے نام سے جو مضمون لکھا گیا اور

میں کے سبب سے میرے دیندار ہائیں کو میری
تخالف بیانی کا شہید کر گیا ہے۔ سو وہ نہ مولوی میری
مہارت ہے اور وہ دشمنوں کا شاد و کلا بلکہ مولوی
ثناء اللہ صاحب کی تحریف ہے اپنی طرف سے انہوں
نے جو بی میں آیا جا اجازت میرے لکھ دیا ہے۔ میری
عبدت میں کوئی ایسی بات نہ تھی جو میری پہلی تقریر
کے جو اربعین پر نہ تھا۔ ہر طرف سے کلام حسین
کے شائع ہونے ہی میں نے اپنی برادری کا اشتہار
دینا چاہا تھا کہ مولوی شاد شاہ صاحب رو باور سے
پاس آئے۔ اور کہا کہ میں اور سب بالوں سے
جو سلف صالحین کے برحقان ہیں رجوع کر کے
ان کی اصلاح کروں گا۔ اور وہ تھے میرے شاگرد
پس میں خیال سے کہ ان کا راہ راست پر آجائے
ضروری ہے کہ میرے جانی و دیندار میرے برادری
کام میں میں ان کی ایست و عمل کیوجہ سے اظہار
براعت میں دیکھتا آیا ہوں جو نگاہ بلکہ ان
کے رجوع کی امید نہیں رہی لہذا انہوں نے اظہار حق
کو عدم ہا کر اجتماع کو جو احمدی ہم میں کی مہارت
سے میرے نام سے رجوع ہے برادرت کے ثناء
اس سنت و جماعت کو اس بات پر ہی مطلع کرنا ہوں
کہ مولوی شاد شاہ صاحب نے کلام حسین میں نقل
مہارت میں جگہ تائید ذکر کیا ہے۔ بہت جگہ
کر کے ناظرین کو سخت دہوکہ دیا ہے۔ چنانچہ نفس
وہ میں جسکو نصیر کر قرار دیا اور اس سے جو ان کی
اوی پر دہاندہ لکھی ہے۔ محض من اتقان کی
مہارت نقل کر دہ کے آخر سے ایک جملہ کام کا
جمین انکے صاف مدد سے نکال دیا ہے۔ وہ جملہ
ہو فاعلم الاول جس سے صاف ثابت
ہو گیا کہ میری تقریر سب سب سب سب سب سب
غیر من مستر و جماعت اور علم میں مرفوع کے ہے۔
میں اور ان کی مکاری کتاب کا رد اس جملہ متروکہ سے
ہو کر انہیں کے اقرار سے یہ فیصلہ ہو گیا کہ تقریر
غیر مستر و غیر مستند ہے۔ اور کسی نے کلام حسین پر
دفعہ کر کے رائے علماء میں سے اسکو مستند نہیں
لکھا ہے اور جو صاحب تقاریر میں انہوں نے
جلا خلا تقریر کے محض حسن ظن سے تقریریں لکھی
میں اور میرے یہ تقریر لکھنا مولوی شاد شاہ
صاحب نے با بار نقض کیا۔ لیکن میں نے
بجانب غیر مستر و غیر مستند کے تقریر نہیں لکھی۔
پس مولوی شاد شاہ صاحب کا کلام حسین کے
شروع میں اسکو مستند لکھنا مجھے حلاصہ یہ کہ
تقریر میرا یہ قائلین کو جو ہر کر ان کے برحقان
تقریر کرنا مستر و جامع برج کا کلام ہے۔ اتقان
میں انہاں میں تجزیہ سے منقول ہے

فلان الصاحب بنہ و التابعین والایہ الذلکان ہم
میں کے سبب سے میرے دیندار ہائیں کو میری
تخالف بیانی کا شہید کر گیا ہے۔ سو وہ نہ مولوی میری
مہارت ہے اور وہ دشمنوں کا شاد و کلا بلکہ مولوی
ثناء اللہ صاحب کی تحریف ہے اپنی طرف سے انہوں
نے جو بی میں آیا جا اجازت میرے لکھ دیا ہے۔ میری
عبدت میں کوئی ایسی بات نہ تھی جو میری پہلی تقریر
کے جو اربعین پر نہ تھا۔ ہر طرف سے کلام حسین
کے شائع ہونے ہی میں نے اپنی برادری کا اشتہار
دینا چاہا تھا کہ مولوی شاد شاہ صاحب رو باور سے
پاس آئے۔ اور کہا کہ میں اور سب بالوں سے
جو سلف صالحین کے برحقان ہیں رجوع کر کے
ان کی اصلاح کروں گا۔ اور وہ تھے میرے شاگرد
پس میں خیال سے کہ ان کا راہ راست پر آجائے
ضروری ہے کہ میرے جانی و دیندار میرے برادری
کام میں میں ان کی ایست و عمل کیوجہ سے اظہار
براعت میں دیکھتا آیا ہوں جو نگاہ بلکہ ان
کے رجوع کی امید نہیں رہی لہذا انہوں نے اظہار حق
کو عدم ہا کر اجتماع کو جو احمدی ہم میں کی مہارت
سے میرے نام سے رجوع ہے برادرت کے ثناء
اس سنت و جماعت کو اس بات پر ہی مطلع کرنا ہوں
کہ مولوی شاد شاہ صاحب نے کلام حسین میں نقل
مہارت میں جگہ تائید ذکر کیا ہے۔ بہت جگہ
کر کے ناظرین کو سخت دہوکہ دیا ہے۔ چنانچہ نفس
وہ میں جسکو نصیر کر قرار دیا اور اس سے جو ان کی
اوی پر دہاندہ لکھی ہے۔ محض من اتقان کی
مہارت نقل کر دہ کے آخر سے ایک جملہ کام کا
جمین انکے صاف مدد سے نکال دیا ہے۔ وہ جملہ
ہو فاعلم الاول جس سے صاف ثابت
ہو گیا کہ میری تقریر سب سب سب سب سب سب
غیر من مستر و جماعت اور علم میں مرفوع کے ہے۔
میں اور ان کی مکاری کتاب کا رد اس جملہ متروکہ سے
ہو کر انہیں کے اقرار سے یہ فیصلہ ہو گیا کہ تقریر
غیر مستر و غیر مستند ہے۔ اور کسی نے کلام حسین پر
دفعہ کر کے رائے علماء میں سے اسکو مستند نہیں
لکھا ہے اور جو صاحب تقاریر میں انہوں نے
جلا خلا تقریر کے محض حسن ظن سے تقریریں لکھی
میں اور میرے یہ تقریر لکھنا مولوی شاد شاہ
صاحب نے با بار نقض کیا۔ لیکن میں نے
بجانب غیر مستر و غیر مستند کے تقریر نہیں لکھی۔
پس مولوی شاد شاہ صاحب کا کلام حسین کے
شروع میں اسکو مستند لکھنا مجھے حلاصہ یہ کہ
تقریر میرا یہ قائلین کو جو ہر کر ان کے برحقان
تقریر کرنا مستر و جامع برج کا کلام ہے۔ اتقان
میں انہاں میں تجزیہ سے منقول ہے

فی الآیۃ تفسیر جواد خرم خیر والایہ الذلکان ہم
لاہل مذہب متقدمہ و ذلک لہذہ سبب لیس میں
ہر مذہب الصاحب بنہ و التابعین صدارت کا اثر
و تفسیر میں اس البعد فی مثل مذہبی الجملة
من عدل عن مذہب الصاحب بنہ و التابعین
و تفسیر میں الی ما یخالف ذلک ان مختلفا لمتروجا
ناہم کا تو اعلیٰ تفسیر و معانی آئے۔ اگر اب
ہی مولوی شاد شاہ صاحب اپنے منہج شیخ
سے رجوع کر کے اصلاح ما فہم کریں تو پھر
میں وہی اولیٰ اور شاد و غریق ہوں۔ جیسا کہ
اس سے پہلے تھا۔ لیکن میں کیا کروں۔
محبت اللہ و رسول کی مجھے مقدم ہے انکی
محبت و شفقت پر جسکی وجہ سے لوہ باطل
پر کئی ایک سو اب ایک ایسا جملہ انکی کتاب
کلام حسین کے مسئلہ میں معلوم ہوا ہے جس
سے خبر نہ ہو سکا۔ کیونکہ اس سے شک و دقت
مستور و غفلت تفسیر صالحین کی پائی جاتی
ہے اور ایسی حرکت ناشائستہ ناو منہج اس
برج کی حرکات سے ہے وہ جملہ یہ ہے۔
مستور کے خلاف کا ذکر تو دینا اولیٰ کا حق ہے
اس سے تو نا بالغ کر کے ہیں آئے۔ اور انہاں
ان کو ہدایت کر کے آمین و ما علیکنا
الا البلاغ المبین۔

المعلمین خادم سنت عاجز عبد اللہ
وزیر آبادی روز شنبہ ۲ ذی قعدہ
۱۳۳۲ ہجری

اطلاع

ہر چند مولوی شاد شاہ صاحب ہندو کی کتاب
الہامات مرزا ابی آپ ہی تہا ہے لیکن محض اس
خیال سے کہ ان کی تمدنی کیفیت کس جاد سے
میں نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی امان
و توفیق پر جو دوسرے ارادہ لیا ہے کہ اس کتاب
کا ایک جواب شائع کروں۔ میں ایک سر و ہزار
سودا کا مصداق ہوں نہ کسی وجہ سے کسی قدر
سے یہ جواب انشاء اللہ اس پر شائع کر کے
قابل ہو سکو گا تاہم میں اپنے سوال کے موافق
ارادہ کر لیا ہے کہ اس کا جواب انکو ضرور دیا جاوے
کیونکہ وہ اپنی ہر تحریر میں علم و دانش اسکا واسطہ
ہیں۔ اور اس لحاظ سے کہ ان کی ساری پیش
کردہ پیشگوئیں پر نظر ہو سکے میں انکے سب سے
آخری ادیشن پر نظر کروں گا۔ وہ بائبل انویسٹ
ایڈیٹر المحکم